درسِ حدیث

مراقبہ

ریاض الحق

۱۔ عن ابی ذر جندب بن جنادۃ وأبی عبد الرحمٰن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال : اتق اللہ حیثما کنت وأتبع السّیئۃ الحسنۃ تمحھا وخالق الناس بخُلُقٍ حسن (رواہ الترمذی)

حضرت ابوذرؓ جندب بن جنادۃ اور ابی عبدالرحمٰن معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: اللہ سے ڈر جہاں کہیں بھی تو ہے اور برائی کے بعد نیکی کر تو وہ اس کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ۔

۲۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم قال: ان اللہَ تعالیٰ یغار، وغیرۃ اللہ تعالیٰ ان یأتیَ المرءُ ما حرّم اللہ علیہ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ غیرت رکھتا ہے اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ آدمی اس چیز کا مرتکب ہو جس کو اللہ نے اس پر حرام کیا۔ (غیرۃ سے یہاں مراد ہے الانفۃ یعنی سخت ناپسندیدگی کا اظہار کرنا اور نفرت سے اپنے رُخ کو پھیر لینا۔

ان احادیث کو امام محی الدین ابی زکریا یحیی بن شرف النووی باب المراقبہ میں لائے ہیں۔

مراقبہ کا لفظ مصدر ہے باب رَاقَبَ یُرَاقِبُ سے جس کا لغوی مفہوم ہے نگرانی کرنا۔ دیکھ بھال کرنا خیال رکھنا اور ڈرنا۔ جیسے رَاقَبَ اللہ خدا سے ڈرا اور راقبَ العمَلَ اس نے عمل کی نگہبانی کی نگہداشت کی۔

مراقبہ کے بیان میں درج ذیل آیات یاد رہیں:

قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ الشعراء، آیۃ: ۲۱۹ وَالَّذِیْ یَرَاکَ حِیْنَ تَقُوْمُ

وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ ، وَقَالَ تعالیٰ فی سورۃ الحدید آیۃ ۴: وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ ، وَقَالَ تعالیٰ فی سورۃ آل عمران آیۃ ۵: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ، وَقَالَ تعالیٰ فی سورۃ الفجر آیۃ ۱۴: إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ، وَقَالَ تعالیٰ فی سورۃ الغافر آیۃ ۱۹: يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ:

آیات کا ترجمہ بالترتیب یہ ہے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "جو دیکھتا ہے تجھ کو جب تو اٹھتا ہے اور تیرا پھرنا نمازیوں میں"۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے "وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو"۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے "اللہ اس پر چھپی نہیں کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں"۔ اور فرمایا "تیرا رب لگا ہے گھات میں" اور فرمایا "وہ جانتا ہے چوری کی نگاہ اور جو چھپا ہے سینوں میں"۔

مندرجہ بالا آیات اور احادیث نے مل کر اس مضمون کی بہت وضاحت کر دی ہے۔ تاہم سادہ الفاظ میں یہ دل میں اللہ کا حضور ہے۔ انسان کا واحد مقصد خدا کی عبادت ہے لیکن تمام انسانوں میں اس کی کیفیات مختلف رہتی ہیں۔ اس کی بہترین کیفیت یہ ہے کہ انسان خدا کی عبادت ایسے کرے کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اگرچہ اللہ انسان کی شاہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور ہر وقت ہے لیکن انسان پر ذہول طاری ہو جاتا ہے اور وہ اللہ سے اپنا رابطہ منقطع کر لیتا ہے۔ یہ طرز عمل اس کو خسران اور نقصان کی طرف لے جاتا ہے۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ مراقبہ کرے۔ اب سوال یہ ہے کہ مراقبہ کس بات کا! اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت انسان کے ساتھ ہے۔ اس کی نگرانی کر رہا ہے۔ اس کے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور اس کی کوئی بات چاہے وہ دل میں آنے والا خیال ہو اللہ سے پوشیدہ نہیں۔

اللہ کی یہ یاد یہ ذکر دو طرفہ انسان کے اعمال و کردار پر اثر انداز ہوگا۔ جب اسے یقین ہو جائے گا کہ اللہ ہر وقت اس کو اور اس کے اعمال کو دیکھ رہا ہے تو وہ ہر وقت اللہ سے ڈرے گا اس کی نافرمانی، اس کے غضب اور ناراضگی سے بچے گا۔ اللہ کی قائم کی ہوئی حدود احکامات اور اس کے محرمات کو نہیں توڑے گا۔ اگر انسانی کمزوری کی وجہ سے کوئی غلطی ہو بھی جائے تو وہ فوراً توبہ کرے گا اور نیکی کرے گا تاکہ اس کی برائی کا اثر زائل ہو جائے۔ انسان کے لئے اس راہ میں اسوہ ہر حال میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے جو "اِنَّكَ لَعَلٰى

خُلُقٍ عَظِیم" کے مرتبے پر فائز ہیں۔ بنی نوع انسان کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا۔ جس کی آخری حد یہ ہے کہ اپنے ہم جنس کو آخرت کے عذاب سے بچانے کی کوشش کرے۔ مذکورہ بالا حدیثیں انہیں تعلیمات کی حامل ہیں۔

دوسرا پہلو استحضار اللہ فی القلب کا یہ ہے کہ یہ انسان کے لئے ایک بہت بڑی تسلّی دلجوئی اطمینانِ قلب اثبات فی الدین اور دلجمعی کا واحد ذریعہ ہوگا۔ اگر کوئی انسان نیک عمل کرنا چاہے تو اس کے لئے سب سے بڑے محرکات یہ ہوتے ہیں کہ کوئی اس کے اس عمل کو دیکھ رہا ہو اس کی دلجوئی کرے اور اس کو جزا Reward دے۔ جب انسان کے دل میں یہ بات بیٹھ جائے کہ اللہ ہر وقت اس کے ساتھ ہے اور اسے دیکھ رہا ہے تو اس کو دنیا کی کسی چیز کسی ملامت کسی مشکل کا خوف نہیں ہوگا۔ وہ "لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ" کے مرتبے پر فائز ہوگا۔ اس کے علاوہ راہ حق کی مشکلات مصائب اور الجھنوں میں ہر وقت اس بات کا اطمینان حاصل ہوگا کہ اس کے یہ اعمال رائیگاں نہیں جائیں گے بلکہ ایک علیم و خبیر ہستی اس کو دیکھ رہی ہے۔ وہ اللہ قدردان اور رحیم ہے وہ اس کے تمام اچھے اعمال کا بہترین انعام دے گا۔ یہ احساس اس کو کسی کمزوری اور پریشانی سے خوفزدہ نہیں کر سکتا۔ اللہ ہمیں اپنا دھیان نصیب فرمائے۔ آمین!

❀❀❀

(بقیہ حاشیہ حضرت عمرؓ اور تصوف)

شیخ الشیوخ حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مہاجر مدنی دامت برکاتہم کو یہ تصدیق فرماتے سنا کہ حضرت مولانا تھانوی قدس سرہٗ اس صدی کے مجدد تھے۔

خریدار حضرات سے گذارش ہے کہ وہ خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ایسا نہ کرنے کی وجہ سے ادارہ کو غیر ضروری زحمت اٹھانی پڑتی ہے۔ امید ہے کہ آپ آئندہ ہماری گذارش کو ملحوظ خاطر رکھیں گے۔ (ادارہ)